

از عدالتِ عظمیٰ

دولت رام

بنام

سٹیٹ آف پنجاب

تاریخ فیصلہ: 29 اپریل، 1997

[ایم ایم پنچھی اور کے ایس پر پیورنن، جسٹس صاحبان]

فوجداری مقدمہ:

ٹرائل کورٹ کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ کی طرف سے اہم دفاعی گواہوں کی عدم ادراک / عدم تحسین - عدالت عظمیٰ کی طرف سے دفاعی ثبوت کی تعریف کا مطالبہ کیا جاتا ہے اگر نچلی عدالتیں اسے نظر انداز کر دیں

کوئی پڑوسی استغاثہ کے مقدمے کی حمایت کے لیے آگے نہیں آ رہا - چاہے مہلک ہو - قرار پایا کہ 'ہاں'۔

موت کے وقت متوفی کا لباس - کی مطابقت - قرار پایا کہ، اس کے لباس کا انداز اس حقیقت کا کم از کم اشارہ تھا کہ وہ دوسری منزل کے سفر کے لیے تیار تھا - اگر موت کا وقت استغاثہ کے ذریعے لگائے گئے الزام سے مادی طور پر مختلف ثابت ہوتا ہے تو سزا کو کالعدم قرار دیا جاسکتا ہے۔
طبی فقہ

موت کا وقت - پوسٹ مارٹم رپورٹ اور ڈاکٹر کے ثبوت (پوسٹ مارٹم کرنے) کی صحیح تشریح کر کے اس کا پتہ لگایا جائے نہ کہ استغاثہ کی کہانی سے۔

فوجداری ضابطہ اخلاق، 1973:

دفعہ 313 - آیا ملزم کا بیان متعلقہ ہے اگر بیان گواہوں کے جرح میں تجاویز کے ساتھ ساتھ استغاثہ کے گواہ (ملزم کی بیوی) کے بیان کے طور پر آیا ہے، جسے استغاثہ نے اپنے بیان کے آغاز پر ہی معاندانہ قرار دے دیا تھا۔

تعزیرات ہند 1860:

آرمز ایکٹ کی دفعہ 272 کے ساتھ پڑھی جانے والی دفعہ 27-25 سالہ تعلیم یافتہ غیر شادی شدہ نوجوان کا قتل۔ مبینہ چشم دید گواہوں کی موجودگی میں قتل۔ ملزم ایک پولیس کانسٹیبل۔ اس کے سروس ریوالور سے قتل۔ سزا کو برقرار نہیں رکھا جاسکتا اگر دفاعی نقطہ نظر مختلف ہے اور موت کا وقت استغاثہ کے الزام سے مختلف ثابت ہوتا ہے۔

اپیل کنندہ پولیس میں کانسٹیبل کے طور پر ملازم تھا اور گواہ استغاثہ 6 اس کی بیوی تھی۔ اس جوڑے کے پاس رہائش کے لیے محلہ R میں ایک کمرے پر مشتمل مکان تھا۔ متوفی، جو کہ 25 برس کا ایک ایمے ڈگری یافتہ شخص تھا، نے اپیل کنندہ کے مکان کے قریب ایک مکان تعمیر کیا تھا اور تنہا رہائش پذیر تھا۔ اس کے والد، سب انسپکٹر GS ایک وقت میں R میں تعینات تھے، لیکن متعلقہ وقت پر R سے تقریباً 53 میل دور ایک قصبہ M میں تعینات تھے۔ فوت شدہ کے والد کا بھائی، G، ایک گواہ استغاثہ، R سے تقریباً 55 میل کے فاصلے پر S میں رہتا تھا۔ دونوں قصبے مختلف سمتوں میں تھے۔

استغاثہ کا مقدمہ یہ تھا کہ متوفی کے والد کے بھائی G نے کئی مواقع پر جگہ R کا دورہ کیا تھا اور اسے یہ احساس ہوا تھا کہ متوفی گواہ استغاثہ 6 کے ساتھ چل رہا ہے اور وہ تعلقات میں خلل ڈالنا چاہتا ہے۔ اس طرح، واقعہ کی تاریخ کو، دوپہر 1 بجے کے کچھ دیر بعد، وہ متوفی کو اپنے ساتھ اس کی آبائی جگہ لے جانے کے لیے، H کے ساتھ R جگہ پر آیا۔ آدھے گھنٹے بعد تقریباً 1.45 بجے۔ جی، ایچ اور متوفی مؤخر الذکر کے گھر سے اپنی آبائی جگہ جانے کے لیے نکلے۔ ایسا کرتے ہوئے متوفی نے G اور H کو بتایا کہ اسے اپیل کنندہ کے گھر پر پیغام پہنچانا ہے۔ یہ کہتے ہوئے وہ گیا اور اپیل کے گھر میں داخل ہوا جس کے بعد G اور G آئے۔ انہوں نے اسے گواہ استغاثہ 6 سے بات کرتے ہوئے دیکھا۔ اسی دوران اپیل کنندہ پہنچ گیا۔ اپیل کنندہ نے چیخ کر کہا کہ وہ متوفی کو اس کے گھر میں داخل ہونے پر سبق سکھانے جا رہا تھا اور کہا کہ اس نے سروس ریوالور سے متوفی کی طرف تیزی سے پانچ گولیاں چلائیں۔ زخم لگنے پر متوفی ایک چارپائی پر گر گیا، جو واحد کمرے میں پڑا تھا۔ اس کے بعد اپیل کنندہ نے متوفی کے چہرے پر چاقو سے مزید حملہ کیا۔ پھر گواہ استغاثہ 6 نے مداخلت کی۔ اسے بھی اپیل کنندہ کی طرف سے کچھ چوٹیں آئیں۔ اس کے بعد اپیل کنندہ اپنی ریوالور اپنے ساتھ لے کر جائے وقوع سے چلا گیا۔ G اور H، یعنی شاہدین متوفی کے قریب گئے اور اسے مردہ پایا۔

استغاثہ کا مقدمہ مزید یہ تھا کہ G نے H کو لاش کے قریب چھوڑ کر مقامی پولیس اسٹیشن گیا اور دوپہر 2:45 بجے ابتدائی اطلاقی رپورٹ درج کرائی: پولیس موقع پر پہنچی اور جانچ رپورٹ تیار کی اور لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا جو ڈاکٹر گواہ استغاثہ 1 نے شام 5:35 بجے انجام دیا:

متوفی کی پوسٹ مارٹم رپورٹ (نمائش پی اے) سے پتہ چلا کہ موت فوری تھی اور موت اور پوسٹ مارٹم کے درمیان کا وقت چھ گھنٹے کے اندر تھا۔ تاہم مقدمے میں گواہ استغاثہ 1 نے اپنے بیان میں ترمیم کرتے ہوئے کہا کہ موت اور پوسٹ مارٹم کے درمیان ممکنہ مدت بھی آٹھ گھنٹے ہو سکتی ہے۔ متوفی کے خون آلود کپڑے جوٹی شرٹ اور پاجامے تھے، نکال کر پولیس کو دے دیے گئے۔

تاہم، ایپل کنندہ کا جوابی بیان تھا اور یہ گواہوں سے جرح کے ساتھ ساتھ گواہ استغاثہ 6 کے بیان میں تجاویز کے طور پر آیا، جسے استغاثہ نے بیان کے آغاز پر ہی معاندانہ قرار دے دیا تھا۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 313 کے تحت، ایپل کنندہ نے بیان دیا کہ واقعے کے دن صبح جب وہ سبزیاں وغیرہ خریدنے کے لیے اپنے گھر سے بازار جا رہا تھا، متوفی اس کے گھر میں گھس آیا اور اس نے اپنی بیوی پر مجرمانہ حملہ کرنے کی کوشش کی۔ اس عمل میں اسے چوٹیں آئیں اور اس نے متوفی کو چوٹیں پہنچائیں جس سے وہ مر گیا۔ واپسی پر اس نے اپنی بیوی کو گھر سے غیر حاضر پایا جب کہ متوفی کی لاش وہاں تھی۔ اس کے بعد وہ پولیس اسٹیشن گیا جہاں اس کی بیوی بیٹھی تھی اور اس نے واقعہ بیان کیا۔ اس نے پولیس سے اس کا بیان ریکارڈ کرنے کی بھی درخواست کی، لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ اس کے بعد مقامی پولیس نے M اور S جگہوں پر معلومات بھیجیں اور پھر متوفی کے والد پہنچے، جنہوں نے G اور H کو گواہ استغاثان کے طور پر ترتیب دیا۔ اس کے بعد یہ جھوٹا مقدمہ تشکیل دیا گیا۔ زندہ کارتوس کے ساتھ ریوالور کو اس کی بیوی پولیس اسٹیشن لے گئی تھی۔

گواہ استغاثہ 6 نے اپنے بیان میں اعتراف کیا کہ اس نے متوفی کو ایپل کنندہ کے سروس ریوالور سے قتل کیا تھا جو اس کے مطابق چارے پر تکیا کے نیچے پڑا تھا جس پر متوفی مردہ پایا گیا تھا۔

ایپل کنندہ نے اپنے دفاع میں پنجاب پولیس کے 13 سرکاری گواہوں سے پوچھ گچھ کی تاکہ یہ بتایا جاسکے کہ چونکہ یہ واقعہ تقریباً صبح 8:00 بجے پیش آیا تھا: متوفی کے والد جی ایس سے رابطہ کرنے کے لیے پولیس کی طرف سے تیز ٹیلی فونک اور وائرلیس پیغامات موصول ہوئے تھے۔ یہ کوشش واقعے کے وقت کو ہٹانے کی تھی جیسا کہ استغاثہ نے پیش کیا تھا۔

ان حقائق پر ٹرائل کورٹ نے ایپل کنندہ کو آرمر ایکٹ کی دفعہ 27 کے ساتھ پڑھے جانے والے تعزیرات ہند کی دفعہ 302 کے تحت مجرم قرار دیا، اور عدالت عالیہ کے سامنے ایپل میں اس کی تصدیق کی گئی۔ لہذا یہ ایپل۔

ایپل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1. اگر دفاع میں خامیاں نکالی جاسکتی ہوں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ خود بخود استغاثہ کی کہانی ثابت ہو جائے۔ استغاثہ کو اپنی دلیل پر خود کھڑا ہونا پڑتا ہے اور اسے دفاع کی کمزوریوں سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔

2. واقعہ کا وقت شدید تنازعہ میں ہے۔ استغاثہ کے مطابق یہ واقعہ دوپہر 2 بجے پیش آیا اور دفاع کے مطابق یہ صبح تقریباً 8 بجے پیش آیا۔ جرم کا مقام متدعو یہ نہیں ہے۔ گواہ استغاثہ 1 کے مطابق موت اور پوسٹ مارٹم کے درمیان کا وقت آٹھ گھنٹے تک ہو سکتا ہے۔ اس طرح طبی رائے کے مطابق جرم کا ارتکاب آٹھ گھنٹے پہلے شام 5:30 بجے تک کیا جاسکتا تھا، یعنی صبح 9 بجے کے قریب۔ تاہم، اسے یقین کے طور پر نہیں دیکھا جاسکتا۔

3. پوسٹ مارٹم رپورٹ کے مطابق، متوفی کے پیٹ کو جب الگ کیا گیا تو یہ ظاہر ہوا کہ چھوٹی آنتیں اور ان کے مواد کو صحت مند بتایا گیا تھا اور اس میں تھوڑی مقدار میں نیم ہضم شدہ خوراک موجود تھی۔ بڑی آنت اور ان کے مواد کو صحت مند اور خالی دکھایا گیا۔ مثلاً صحت مند اور پیشاب کی تھوڑی مقدار پر مشتمل دکھایا گیا۔ اس طرح، پوسٹ مارٹم رپورٹ سے یہ حتمی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ متوفی نے اپنی موت سے پہلے گھنٹوں تک پورا کھانا نہیں کھایا تھا۔ استغاثہ عدالت کو یقین دلائے گا کہ دوپہر 2 بجے تک جب متوفی اپنے چچا G کے ساتھ اپنی آبائی جگہ جانے والا تھا، اس سے توقع نہیں کی جاتی تھی کہ اس نے باقاعدگی سے ناشتہ یا دوپہر کا کھانا کھایا ہو گا۔ G کے مطابق جب وہ اور H دوپہر تقریباً 1 بجے آرہے تھے تو انہوں نے متوفی کے گھر چائے وغیرہ نہیں لی تھی اور مزید یہ کہ متوفی نے بھی ان دونوں کی موجودگی میں کوئی کھانا وغیرہ نہیں لیا تھا۔ پیٹ اور آنتوں اور مثلاً کی حالت اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ یہ واقعہ شاید ناشتہ اور دوپہر کے کھانے کے متوقع وقت سے بہت پہلے، ممکنہ طور پر صبح کے اوقات میں ہوا تھا۔ نجلی عدالتوں نے مقدمے کے اس پہلو کو مکمل طور پر نظر انداز کر دیا ہے۔

4. اس کے لباس کا انداز اس حقیقت کا کم از کم اشارہ تھا کہ وہ اپنے چچا کی صحبت میں 55 میل دور کسی اور منزل پر جانے کے لیے تیار تھا۔ اس لیے متوفی کا لباس کچھ حد تک دلچسپ ہے۔ یہ اس نظریے کے زائد قریب ہے کہ صبح کے اوقات میں وہ غیر معمولی لباس پہنے ہوئے تھا اور ملزم کے گھر ایسے ڈیزائن لے کر گیا تھا جو قابل احترام نہیں تھے۔

5. دو مبینہ چشم دید گواہ G اور H کا تعلق S سے ہے اور ان کے اپنے بیان کے مطابق ایسا لگتا ہے کہ وہ متوفی کو لے جانے کے لیے وہاں آئے تھے۔ متوفی کے گھر ان کا آنا ایک عجیب اتفاق ہے جو

اس کے قتل کا مشاہدہ کرنے کے لیے ترتیب دیا گیا ہے۔ یہ کافی عجیب بات ہے کہ G اپنے طور پر اپنے بھتیجے کی دیکھ بھال کرے گا کہ وہ متوفی کے والد کو اعتماد میں لیے بغیر گواہ استغاثہ 6 کے ساتھ اپنے رومانوی تعلقات سے باز رہے۔

6. استغاثہ نے کوئی ٹھوس وجہ پیش نہیں کی ہے کہ ان گواہوں کی موجودگی پر شک کیوں نہیں کیا جائے، خاص طور پر جب واقعہ کا وقت شک میں ڈوبا ہوا ہو۔ اس کے علاوہ، دفاعی ثبوت سے پتہ چلتا ہے کہ دونوں تھانوں یعنی M اور S میں جہاں متوفی کے والد اور چچا بالترتیب رہتے تھے، تھانے پر تھانے کے سلسلے میں پولیس سے رابطہ کرنے کی کوشش کی جا رہی تھی۔ یہ تمام حقائق دفاعی بیان کو تقویت دیتے ہیں کہ استغاثہ کے گواہوں کو جرم کے بارے میں معلوم ہوا تھا کیونکہ اس معاملے کی اطلاع پولیس اسٹیشن میں پہلی بار گواہ استغاثہ 6 نے دی تھی جس کے بعد اپیل کنندہ نے دی تھی۔

7. پڑوس سے کوئی بھی استغاثہ کی حمایت کے لیے آگے نہیں آیا حالانکہ تفتیشی افسر کا کہنا ہے کہ اس نے پڑوس کے کچھ لوگوں سے پوچھ گچھ کی تھی۔

8. حالات کی مجموعی حیثیت پر یہ عدالت اس شک کو برقرار رکھتی ہے کہ دونوں میں سے نہ تو مبینہ عینی شاہدین جائے وقوعہ پر موجود تھے اور نہ ہی انہوں نے اس کا مشاہدہ کیا ہے۔

9. متوفی کے لباس اور اس کے پیٹ کے مواد سے پتہ چلتا ہے کہ اسے دوپہر 2 بجے سے بہت پہلے قتل کیا گیا تھا، جس وقت کا استغاثہ نے دعویٰ کیا تھا۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 489، سال 1989۔

فوجداری اے نمبر 227، سال 1986 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 19.10.87 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے پنکج کالر اور وے کمار۔

جواب دہندہ کے لیے آر ایس سودھی۔

عدالت کا فیصلہ پنچھی، جسٹس نے سنایا۔

یہ اپیل پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے ایک اپیلیٹ فیصلے اور حکم سے پیدا ہوئی ہے جو 19 اکتوبر 1987 کو فوجداری اپیل نمبر 427/ڈی بی، سال 1986 میں منظور ہوا تھا۔

اپیل کنندہ پنجاب پولیس میں کانسٹیبل کے طور پر ملازم تھا اور متعلقہ وقت پر اسے برج لال گوئل، سابق ایم ایل اے، راج پورہ، ضلع پیپالہ کے پرسنل گارڈ کے طور پر ڈیوٹی سوینی گئی تھی۔ شریعتی پیشا، گواہ استغاثہ اس کی بیوی تھی۔ اس جوڑے کے چند بچے تھے۔ ان کے پاس راج پورہ کے ایک علاقے میں رہنے کے لیے ایک کمرے کا مکان تھا۔ پڑوس میں، متوفی زیندر سنگھ دولت رام کے گھر کے بالکل قریب ایک مکان بنا کر رہ رہا تھا۔ زیندر سنگھ 25 سال کا ایک تعلیم یافتہ غیر شادی شدہ نوجوان تھا جس نے ایم اے کیا تھا۔ وہ راج پورہ میں کچھ کاروبار شروع کرنے پر غور کر رہا تھا۔ وہ اپنے گھر میں اکیلا رہ رہا تھا۔ ان کے والد، سب انسپٹر گریڈنگ سنگھ ایک وقت میں راج پورہ میں تعینات تھے، لیکن متعلقہ وقت پر راج پورہ سے تقریباً 53 میل دور واقع قصبہ مالیر کوٹلا میں سی۔ آئی۔ اے اسٹاف میں تعینات تھے۔ اس کے والد کا بھائی، گرم سنگھ، گواہ استغاثہ، سُنم میں رہتا تھا، جو راج پورہ سے تقریباً 55 میل کے فاصلے پر تھا۔ دونوں شہر مختلف سمتوں میں تھے۔

استغاثہ کا معاملہ یہ ہے کہ متوفی کے والد کے بھائی گواہ استغاثہ گرم سنگھ نے کئی مواقع پر راج پورہ کا دورہ کیا تھا اور اسے یہ احساس ہوا تھا کہ متوفی پیشا، گواہ استغاثہ گرم سنگھ، گواہ استغاثہ کے ساتھ تعلقات کو خراب کرنا چاہتا تھا۔ اس طرح 23 جولائی 1985 کو، دوپہر 1 بجے کے کچھ دیر بعد، وہ گواہ استغاثہ ہر دیال سنگھ کے ساتھ راج پورہ آیا تا کہ متوفی کو اپنے ساتھ اس کی آبائی جگہ سُنم لے جائے۔ آدھے گھنٹے بعد، تقریباً 1.45 بجے، گرم سنگھ، ہر دیال سنگھ، گواہ استغاثہ اور متوفی سُنم جانے کے لیے مؤخر الذکر کے گھر سے نکلے۔ اس دوران متوفی نے استغاثہ کے گواہ گرم سنگھ اور ہر دیال سنگھ کو بتایا کہ اسے دولت رام کے گھر پر ایک پیغام پہنچانا ہے۔ یہ کہتے ہوئے وہ گیا اور دولت رام کے گھر میں داخل ہوا جس کے بعد گرم سنگھ اور ہر دیال سنگھ گواہ استغاثہ آئے۔ انہوں نے اسے پیشا گواہ استغاثہ سے بات کرتے ہوئے دیکھا۔ اسی دوران اپیل کنندہ دولت رام پہنچ گئے۔ دولت رام نے چیخ کر کہا کہ وہ متوفی کو اس کے گھر میں داخل ہونے پر سبق سکھانے جا رہا ہے اور یہ کہتے ہوئے کہ اس نے اپنے سروس ریوالور سے متوفی کی طرف تیزی سے پانچ گولیاں چلائیں۔ زخم ملنے پر متوفی ایک چارے پر گر گیا، جو واحد کمرے میں پڑا تھا۔ اس کے بعد اپیل کنندہ نے متوفی کے چہرے پر چاقو سے مزید حملہ کیا۔ پھر پیشا گواہ استغاثہ نے مداخلت کی۔ اپیل کنندہ نے اسے بھی کچھ چوٹیں پہنچائیں۔ اس کے بعد اپیل کنندہ اپنی ریوالور اپنے ساتھ لے کر جائے وقوع سے چلا گیا۔ گرم سنگھ اور ہر دیال سنگھ چشم دید گواہ متوفی کے قریب گئے اور اسے مردہ پایا۔

استغاثہ کا مقدمہ مزید یہ ہے کہ گر نم سنگھ ہر دیال سنگھ کو لاش کے قریب چھوڑ کر مقامی پولیس اسٹیشن، راج پورہ گیا اور دوپہر 2 بج کر 45 منٹ پر ابتدائی اطلاقی رپورٹ درج کرائی۔ تحقیقات کا عمل باضابطہ طور پر شروع کیا گیا۔ سب انسپکٹر، ہر سجن سنگھ گواہ استغاثہ 12 موقع پر پہنچے اور جانچ رپورٹ تیار کی۔ اس نے اس میں چار پائی پر پڑی لاش کو دکھایا ہے۔ لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا جسے ڈاکٹر ونود کمار گواہ استغاثہ 1 نے شام 5 بج کر 35 منٹ پر انجام دیا۔ اسے اسی دن شام 7 بجے پشپا گواہ استغاثہ کے زخموں کی جانچ پڑتال کرنے کی بھی ضرورت تھی۔ اسے اس کے تین زخم ملے، جن میں سے دو دھندلے ہتھیار کے حملے کے نتیجے میں اور ایک تیز دھار ہتھیار سے تھا۔ متوفی کی پوسٹ مارٹم رپورٹ سے پتہ چلا کہ موت فوری تھی اور موت اور پوسٹ مارٹم کے درمیان کا وقت چھ گھنٹے کے اندر تھا۔ تاہم مقدمے کی سماعت میں انہوں نے اپنے بیان میں ترمیم کرتے ہوئے کہا کہ موت اور پوسٹ مارٹم کے درمیان ممکنہ مدت بھی آٹھ گھنٹے ہو سکتی ہے۔ متوفی کے خون آلود کپڑے جوٹی شرٹ اور پاجامے تھے، نکال کر مال مقدمہ کے طور پر پولیس کو دے دیے گئے۔

تفتیش مکمل ہونے کے بعد، اپیل کنندہ پر سیشن جج، پٹیالہ نے تعزیرات ہند کی دفعہ 302 کے ساتھ ساتھ آرمرز ایکٹ کی دفعہ 27 کے تحت بھی مقدمہ چلایا۔ اسے دونوں جرائم کے لیے سزا سنائی گئی اور عمر قید اور 1000 روپے جرمانے کی ادائیگی کی سزا سنائی گئی۔ نادہندہ میں سابقہ جرم کے لیے ایک سال کے لیے مزید سخت قید اور مؤخر الذکر جرم کے لیے ایک سال کے لیے قید با مشقت سزا سنائی گئی؛ سزائیں بیک وقت چلیں گی۔ عدالت عالیہ کے سامنے اپیل میں ان کی توثیق کی گئی۔

اپیل کنندہ کا جوابی نقطہ نظر تھا۔ یہ بیان گواہوں سے جرح کے ساتھ ساتھ مقدمے کی گواہ 6 پشپا کے ذریعے بیان میں تجاویز کے طور پر آیا، جسے استغاثہ نے اس کے بیان کے آغاز پر ہی معاندانہ قرار دے دیا تھا۔ اپیل کنندہ کے پاس دفعہ 313 مجموعہ ضابطہ فوجداری تحت درج ذیل بیان ہے۔

"میں بے قصور ہوں۔ مجھے جھوٹا پھنسا یا گیا ہے۔ واقعہ کے دن صبح جب میں سبزیاں وغیرہ خریدنے کے لیے اپنے گھر سے بازار جا رہا تھا تو متوفی میرے گھر میں گھس آیا اور میری بیوی پر مجرمانہ حملہ کرنے کی کوشش کی اور اس نے مزاحمت کی۔ اس عمل میں اس کے ہاتھوں پر چوٹیں آئیں اور اس نے متوفی کو چوٹیں پہنچائیں جس سے وہ مر گیا۔ واپسی پر میں نے اپنی بیوی کو گھر سے غیر حاضر پایا جب کہ متوفی کی لاش وہاں تھی۔ پھر میں پولیس اسٹیشن گیا جہاں میری بیوی بیٹھی تھی اور اس نے واقعہ بیان کیا۔ میں نے پولیس سے بھی اس کا بیان ریکارڈ کرنے کی درخواست کی، لیکن انہوں نے

انکار کر دیا۔ اس کے بعد مقامی پولیس نے مالیر کو ٹلا اور سُنم کو اطلاع بھیجی اور گورباچن سنگھ سب انسپکٹر متونی کے والد پہنچے، جنہوں نے گرم سنگھ اور ہر دیال سنگھ کو گواہ استغاثہ کے طور پر ترتیب دیا۔ اس کے بعد یہ جھوٹا مقدمہ تشکیل دیا گیا۔ زندہ کارٹوس کے ساتھ ریوالور کو میری بیوی پولیس اسٹیشن لے گئی تھی۔"

استغاثہ کی گواہ 6 پشپا نے اپنے بیان میں اعتراف کیا کہ اس نے متونی کو اپیل کنندہ کے سروس ریوالور سے قتل کیا تھا جو اس کے مطابق چارے پر تکیا کے نیچے پڑا تھا جس پر متونی حالت میں مردہ پایا گیا تھا۔

اپیل کنندہ نے اپنے دفاع میں محکمہ وائرلیس کے پنجاب پولیس کے 13 سرکاری گواہوں سے پوچھ گچھ کی تاکہ یہ بتایا جاسکے کہ چونکہ یہ واقعہ صبح تقریباً 8 بجے پیش آیا تھا، اس لیے راج پورہ پولیس کی طرف سے ایس یو بی انسپکٹر گرچن سنگھ، متونی کے والد، جو اس وقت مالیر کو ٹلا میں تعینات تھے، سے رابطہ کرنے کے لیے تیز ٹیلی فونک اور وائرلیس پیغامات موصول ہوئے تھے۔ یہ کوشش واقعے کے وقت کو ہٹانے کی تھی جیسا کہ استغاثہ نے پیش کیا تھا اور اسی وجہ لہذا کہانی خود ہی تھی۔

فاضل سیشن جج نے اپنے فیصلے کا نصف سے زائد حصہ دفاعی ورژن کی تنقیدی جانچ پڑتال میں صرف کیا گویا اسے استغاثہ کے مقدمے کی طرح ثبوت کے معیار کی ضرورت ہے۔ تاہم عدالت عالیہ نے اس راستے پر چلنے سے گریز کیا اور خود کو استغاثہ کے مقدمے تک محدود رکھا۔ اگر دفاع میں خامیاں نکالی جاسکتی ہوں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ خود بخود استغاثہ کی کہانی ثابت ہو جائے۔ استغاثہ کو اپنی دلیل پر خود کھڑا ہونا پڑتا ہے اور اسے دفاع کی کمزوریوں سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔

واقعہ کا وقت شدید تنازعہ میں ہے۔ استغاثہ کے مطابق یہ واقعہ دوپہر 2 بجے پیش آیا اور دفاع کے مطابق یہ صبح تقریباً 8 بجے پیش آیا۔ وقوعہ کی جگہ پر کوئی اختلاف نہیں ہے۔ ڈاکٹر ونود کمار گواہ استغاثہ 1 کے مطابق موت اور پوسٹ مارٹم کے درمیان کا وقت آٹھ گھنٹے تک ہو سکتا ہے۔ اس طرح طبی رائے کے مطابق جرم کار تکاب آٹھ گھنٹے پہلے شام 5:30 بجے تک کیا جاسکتا تھا، یعنی صبح 9 بجے کے قریب۔ تاہم اسے یقین کے طور پر نہیں دیکھا جاسکتا۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ نمائش PA پر آتے ہوئے، جب متونی کا پیٹ کاٹا گیا تو پتہ چلا کہ پیٹ اور اس کا مواد صحت مند اور خالی تھا۔ چھوٹی آنتوں اور ان کے مواد کو صحت مند اور نیم ہضم شدہ کھانے کی تھوڑی مقدار کے طور پر بیان کیا گیا۔ بڑی آنتیں اور ان کے مواد کو صحت مند اور خالی دکھایا گیا۔ مثانہ صحت مند اور پیشاب کی تھوڑی مقدار پر مشتمل دکھایا گیا۔ اس طرح پوسٹ مارٹم رپورٹ سے یہ حتمی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ متونی

نے اپنی موت سے پہلے گھنٹوں تک پورا کھانا نہیں کھایا تھا۔ استغاثہ ہمیں یقین دلائے گا کہ دوپہر 2 بجے تک، جب وہ اپنے انکل گرم سنگھ گواہ استغاثہ کے ساتھ سوئم کے لیے راج پورہ سے نکلنے والا تھا، اس سے توقع نہیں کی جاتی تھی کہ اس نے باقاعدہ ناشتہ یا دوپہر کا کھانا کھایا ہو گا۔ گرم سنگھ گواہ استغاثہ کے مطابق جب وہ اور ہر دیال سنگھ دوپہر تقریباً 1 بجے راج پورہ پہنچے تو انہوں نے متوفی کے گھر چائے وغیرہ نہیں لی تھی اور مزید یہ کہ متوفی نے بھی ان دونوں کی موجودگی میں کوئی کھانا وغیرہ نہیں لیا تھا۔ پیٹ اور آنتوں اور مثانے کی حالت اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ یہ واقعہ شاید ناشتہ اور دوپہر کے کھانے کے متوقع وقت سے بہت پہلے، ممکنہ طور پر صبح کے اوقات میں ہوا تھا۔ چلی عدالتوں نے مقدمے کے اس پہلو کو مکمل طور پر نظر انداز کر دیا ہے۔

یہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ متوفی 25 سال کا ایک تعلیم یافتہ نوجوان تھا جو راج پورہ میں کاروبار کرنا چاہتا تھا۔ بظاہر اس نے اپنا گھر بنانے میں اچھا کام کیا تھا۔ اس کے اچھے والدین تھے۔ مانا جاتا ہے کہ سمن کے پاس جانے کے لیے اپنے چچا کے ساتھ وہ ٹی شرٹ اور پاجامے پہنے ہوئے تھے، یہ لباس جگہوں پر جانے کے لیے غیر معمولی ہے۔ اوپر والا لباس نیچے والے لباس سے میل نہیں کھاتا۔ زندگی کے معمول کو مد نظر رکھتے ہوئے، متوفی سے توقع کی جاتی تھی کہ جب وہ ٹی شرٹ پہنے ہوئے ہو تو اسے پتلون یا جینز کے جوڑے سے ملادے نہ کہ پاجامے سے۔ اسی طرح اگر وہ پاجامے پہنے ہوئے ہوتے تو وہ اسے ٹی شرٹ کے بجائے قمیض یا کرتی کے ساتھ ملارہے ہوتے۔ اس کے لباس کا انداز اس حقیقت کا کم از کم اشارہ تھا کہ وہ اپنے چچا کی صحبت میں 55 میل دور کسی اور منزل پر جانے کے لیے تیار تھا۔ اس لیے متوفی کا لباس کچھ حد تک دلچسپ ہے۔ یہ اس نظریے کے زائد قریب ہے کہ صبح کے اوقات میں وہ غیر معمولی لباس پہنے ہوئے تھا اور ملزم کے گھر ایسے ڈیزائن لے کر گیا تھا جو قابل احترام نہیں تھے۔

دو مہینہ چشم دید گواہ گرم سنگھ اور ہر دیال سنگھ گواہ استغاثہ سُئم سے ہیں اور ان کے اپنے بیان کے مطابق ایسا لگتا ہے کہ وہ متوفی کو لے جانے کے لیے وہاں آئے تھے۔ متوفی کے گھر ان کا آنا ایک عجیب اتفاق ہے جسے اس کے قتل ہونے کے گواہ کے طور پر ترتیب دیا گیا ہے۔ یہ کافی عجیب بات ہے کہ گرم سنگھ گواہ استغاثہ اپنے طور پر اپنے بھتیجے کی دیکھ بھال کرے گا کہ وہ متوفی کے والد کو اعتماد میں لیے بغیر گواہ استغاثہ پشپا کے ساتھ اپنے رومانوی تعلقات سے باز رہے۔ اس کے بیان کے مطابق اس نے یہ معاملہ اپنے پاس رکھا تھا۔ عجیب بات ہے کہ اس نے استغاثہ کے گواہ ہر دیال سنگھ کو اعتماد میں لیا اور اسے ساتھ لے کر راج پورہ لے آیا۔ یہ سمجھنا مشکل ہے کہ متوفی کو لانے کے لیے

گر نم سنگھ کے ساتھ راج پورہ جانے میں ہر دیال سنگھ کا کیا مقصد تھا۔ استغاثہ نے کوئی ٹھوس وجہ پیش نہیں کی ہے کہ ان گواہوں کی موجودگی پر شک کیوں نہیں کیا جائے، خاص طور پر جب واقعہ کا وقت شک میں ڈوبا ہوا ہو۔ اس کے علاوہ، دفاعی ثبوت سے پتہ چلتا ہے کہ دونوں تھانوں یعنی مالیر کو ٹلا اور سُنم جہاں متوفی کے والد اور چچا بالترتیب رہتے تھے، سے تھانے میں پولیس سے رابطہ کرنے کی کوشش کی جارہی تھی۔ یہ تمام حقائق دفاعی بیان کو تقویت دیتے ہیں کہ استغاثہ کے گواہوں کو جرم کے بارے میں معلوم ہوا تھا کیونکہ اس معاملے کی اطلاع پولیس اسٹیشن میں پہلی بار استغاثہ کے گواہ 6 نے دی تھی جس کے بعد اپیل کنندہ نے دی تھی۔

آخر میں محلے سے کوئی بھی استغاثہ کی حمایت کرنے کے لیے آگے نہیں آیا حالانکہ تفتیشی افسر کا کہنا ہے کہ اس نے محلے کے کچھ لوگوں سے پوچھ گچھ کی۔ یہ اس کا کہنا تھا کہ اس نے کس سے پوچھ گچھ کی تھی اور دفاع کا نہیں کہ وہ ان ناموں کو نکالے تاکہ ان افراد کو دفاع میں بلایا جاسکے، جیسا کہ معزز سیشن جج کی توقع تھی۔

اس طرح، حالات کی مجموعی طور پر ہم اس شکوک و شبہات کو برقرار رکھنے آئے ہیں کہ دونوں میں سے کوئی بھی متوقع چشم دید گواہ جائے وقوعہ پر موجود نہیں تھا، اور نہ ہی انہوں نے ایسا ہی دیکھا ہے۔ ہم نے واقعے کے وقت اور جس طریقے سے استغاثہ ہمیں یقین دلائے گا کہ یہ ہوا ہے اس کے بارے میں بھی شکوک و شبہات کا اظہار کیا ہے۔ یہ اچھی طرح سے ہو سکتا ہے کہ یہ دفاع کی تجویز کے مطابق ہوا تھا۔ متوفی کے لباس اور اس کے پیٹ کے مواد سے پتہ چلتا ہے کہ اسے دوپہر 2 بجے سے بہت پہلے قتل کیا گیا تھا، جس وقت پر استغاثہ نے مثبت طور پر زور دیا تھا۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بناء پر، ہم اس اپیل کی اجازت دیتے ہیں، عدالت عالیہ کے ساتھ ساتھ ک سیشن عدالت کے متنازعہ فیصلے اور حکم کو بھی کالعدم قرار دیتے ہیں اور اپیل کنندہ کو تمام الزامات سے بری کرتے ہیں۔ اپیل کنندہ ضمانت پر ہے۔ اس کے ضمانت مچلکے منسوخ تصور ہووئے۔ جرمانہ، اگر اس کی طرف سے ادا ہوا ہو تو اسے واپس کر دیا جائے۔

اپیل منظور کی گئی۔